ارشادِ رسول ﷺ

طاہر سلیم قصوری

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جب کہ ہم رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک سفید کپڑوں اور سیاہ بالوں والا شخص نمودار ہوا۔ اس پر سفر کا کوئی اثر نظر نہ آتا تھا۔ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا نہ تھا، وہ نبی کریمؐ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے ان کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں اور کہنے لگا: "یا محمدؐ! مجھے اسلام کے متعلق بتائیے؟"

آپؐ نے فرمایا! اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے رمضان کے روزے رکھے اور اگر سفر کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے"۔ وہ بولا آپؐ نے سچ فرمایا۔

ہمیں عجیب لگا کہ یہ شخص سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی۔ پھر وہ بولا:

"مجھے ایمان کے متعلق بتائیے"، آپؐ نے فرمایا یہ کہ:

"اللہ پر ایمان لائے، فرشتوں اور کتابوں پر، رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان لائے اور تقدیر کے خیر اور شر ہونے پر ایمان لائے۔" وہ کہنے لگا آپؐ نے سچ فرمایا۔

پھر اس نے پوچھا: "مجھے احسان کے متعلق بتائیے آپؐ نے فرمایا:

"اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر ایسا ممکن نہ ہو کہ تم اسے دیکھ رہے تو یہ یقین ہو کہ وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔

اس نے پوچھا: "اب مجھے قیامت کے متعلق بتائیے۔ آپ نے فرمایا:
"اس سلسلے میں مسئول سائل سے بڑھ کر کچھ نہیں جانتا" وہ کہنے لگا،
"آپ مجھے اس کی علامات کے متعلق بتا دیجئے" آپ نے فرمایا:
"ایک یہ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ اور تو یہ دیکھے گا۔ کہ ننگے
پاؤں، ننگے بدن والے غریب چرواہے محلات میں رہتے ہیں"
پھر کچھ مدت گزر گئی۔ تو آپؐ نے مجھ سے پوچھا:
"عمر! جانتے ہو سائل کون تھا؟"
میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں"
"فرمایا وہ جبرائیل تھے وہ آئے تھے کہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم
دیں۔ (مشکوٰۃ، کتاب الایمان، حدیث، روایت مسلم)

شرح حدیث: اس حدیث میں چار اہم سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ اسلام کیا ہے؟ ایمان سے کیا مراد ہے؟ احسان کسے کہتے ہیں؟ قیامت کب ہوگی؟ سوال کرنے والے حضرت جبرائیلؑ تھے۔ جو انسان کی شکل میں آکر مسجد نبوی میں حضورؐ کی محفل میں شریک ہوئے۔ اس طرح ان کے سوالات سے صحابہ کرام کو اہم دینی امور کی تعلیم حاصل ہوگی۔

اس حدیث میں تعلیم کے لئے طالب علم کی طرف سے سوالات پوچھنے کا سلیقہ معلوم ہوتا ہے۔ حضرت جبرائیل پہلے اہتمام کے ساتھ دو زانو ہو کر بیٹھے اور پھر انھوں نے سوالات کئے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ تعلیم کے لئے دو زانو بیٹھنا شرط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُسے مؤدب ہونا چاہیئے۔ حضرت جبرئیل کے اس انداز کو صحابہ کو تعجب ہوا۔ کہ وہ سوال بھی کرتے تھے، اور تصدیق بھی۔ کیونکہ سوال تو بے علمی پر دلالت کرتا ہے اور تصدیق علم پر۔ بعد میں جب حضورؐ نے وضاحت فرمائی کہ وہ جبرائیل تھے۔ جو اللہ کے حکم سے صحابہؓ کو دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔ تو یہ اشکال دُور ہو جاتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ سوال کرنے والا صاحبِ علم تو ہو لیکن اپنے سے بڑے عالم سے وضاحت یا توثیق کرا کر مطمئن ہونا چاہتا ہو